مجذوب

(اُردو ترجمہ)

تالیف

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ علیہ الرحمۃ

ناشر

الدار السلفیہ

EmaanLibrary.com

مجذوب

از

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ

مترجمہ

عبدالرزاق ملیح آبادی

الدار السلفیہ

حامد بلڈنگ، مومن پورہ، بمبئی ۴۰۰۰۱۱

EmaanLibrary.com

عرضِ ناشر

مسلمانوں کے انحطاط اور ان کے ملّی زوال کا ایک بڑا سبب یہ بھی ہے کہ آج پاگلوں و دیوانوں اور عقل و شعور سے عاری انسانوں کو "مجذوب" کا نام دیکر ولی اللہ اور خدا رسیدہ، صاحب کرامت بزرگ سمجھا جاتا ہے، اور ان کے لاشعوری اشاروں اور دیوانہ بکواس کو الہام الٰہی تصور کرتے ہوئے عقیدتمند زندگی کے بڑے بڑے فیصلے کرتے ہیں۔ آخر وہ قوم کیسے ترقی کر سکتی ہے جو گندے، ننگ دھڑنگ اگھوری لوگوں کو اپنا روحانی پیشوا سمجھتی ہو۔

اسلام جیسے پاکیزہ، تہذیب و تمدن کے علمبردار دین کے لئے ان نام نہاد مجذوبوں کا وجود ننگ و عار ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک ساری دنیا کیلئے بہترین نمونہ ہے، لیکن اسلام کے نام پر مجذوبوں اور پاگلوں کی شکل میں جو دیوانے روحانی پیشوا کی شکل میں پیش کئے جاتے ہیں اُن کا اُسوۂ رسول سے کیا تعلق؟

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ کی تجدیدی خدمات کا ایک جزء ان کے یہ بیش بہا رسائل بھی ہیں، امید ہے کہ ان کے رسالہ مُجذوبؒ سے ملت اسلامیہ کی اصلاح کیلئے بڑی مدد ملیگی۔ دُعا ہے کہ "الدار السلفیہ" کی یہ اشاعتی خدمت عنداللہ قابل قبول ہو۔

والسلام۔ **مختار احمد ندوی** ۔ الدار السلفیہ ۔ ۳ مارچ ۷۸ء

EmaanLibrary.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَاَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا

امّا بعد

ہر بالغ عاقل انس وجن پر یہ شہادت واجب ہے کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے پیغمبر ہیں، جنہیں اس نے ہدایت و دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ تمام دینوں پر غالب کر دے۔

اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جن وانس عرب وعجم، فارس وہند روم وبربر، کالے گورے غرضیکہ بلا استثنا سب کے لیے مبعوث فرمایا ہے تاکہ تمام ظاہری و باطنی امور عقائد حقائق طرائق شرائع میں رہنمائی کریں۔

پس کوئی عقیدہ نہیں بجز آپ کے عقیدے کے، کوئی حقیقت نہیں بجز آپ کی حقیقت کے کوئی طریقت نہیں بجز آپ کی طریقت کے کوئی شریعت نہیں بجز آپ کی شریعت کے۔ کوئی مخلوق بھی اللہ اور رسول کی خوشنودی رضامندی عزت افزائی اور ولایت حاصل نہیں کر سکتا جب تک ظاہر و باطن قول و فعل، دل کی باتوں، عقیدوں، قلب کی حالتوں، کیفیتوں، لسان وجوارح غرض کہ ہر حالت میں آپ کی پیروی نہ کرے کوئی شخص بھی ولی اللہ نہیں ہو سکتا۔

EmaanLibrary.com

جب تک ظاہر و باطن میں آپ کا پیرو نہ ہو، ان تمام غیب کی باتوں کی تصدیق نہ کرے جن کی آپ نے خبر دی ہے۔ ان تمام اوامر کی تعمیل اور محرمات سے اجتناب نہ کرے جو آپ کے ذریعہ تمام مخلوق پر یکساں طور سے فرض و واجب ٹھہرائے گئے ہیں۔

پس جب کوئی آپ کی لائی ہوئی خبروں کی تصدیق نہ کرے آپ کے ٹھہرائے ہوئے اوامر و واجبات کی تعمیل نہ کرے۔ احوال باطنی میں ہو یا احوال ظاہری میں تو ولی اللہ ہونا بڑی چیز ہے۔ وہ سرے سے مومن ہی نہیں ہے اگرچہ وہ کتنی ہی کرامات و خرق عادات دکھلاتا ہو۔ کیونکہ اوامر و واجبات کی ترک کی صورت میں مثلاً (نماز و غیرہ عبادات اپنی جملہ شرائط کے ساتھ) یہ تمام خوارق عادات امور شیطانی احوال میں سے ہوں گے جو بندہ کو اللہ اور اس کی رحمت سے دور، اور اس کی ناراضی اور عذاب سے نزدیک کرتے ہیں۔

رہے بچے اور دیوانے لوگ تو بلاشبہہ مرفوع القلم ہیں اور ان پر کوئی عذاب نہیں۔ مگر وہ کسی حال میں بھی اولیاء اللہ المتقین و حزب اللہ المفلحین وجندہ الغالبین میں شمار نہیں کئے جا سکتے کیونکہ وہ باطنی و ظاہری تقوی و ایمان سے خالی ہیں جس کے بغیر ولایت پانا ناممکن ہے لیکن باوجود اس کے ان کا شمار اپنے

EmaanLibrary.com

باپ دادا کی ماتحتی میں اسلام ہی میں ہوگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

والذین آمنوا واتبعتھم ذریتھم بایمان الحقنا بھم ذریتھم وما التناھم من عملھم من شیءٍ کل امرءٍ بما کسب رھین

یہ سمجھنا سخت غلطی ہے کہ عقل کھو جانے کے بعد وہ ان لوگوں میں سے ہو سکتے ہیں جن کے دل ایمان کے حقائق ولایت الٰہی کے معارف اور مقربین الٰہی کے احوال کا گنجینہ ہوتے ہیں کیونکہ ان تمام امور میں عقل اولین شرط ہے، اور دیوانگی عقل، تصدیق، معرفت، یقین، ہدایت حمد و ثنا کے بالکل متضاد ہے۔ خدا انھیں کے درجے بلند کرتا ہے جو ایمان لائے اور ہر علم سے اپنے تئیں آراستہ کر چکے ہیں۔ مجنون کو اگرچہ خدا آخرت میں سزا نہیں دے گا بلکہ اس پر رحم کرے گا۔ مگر وہ کسی طرح بھی اولیاء اللہ المتقین میں نہیں ہو سکتا۔

جو کوئی یہ یقین کرتا ہے کہ یہ لوگ جو نہ واجبات ادا کرتے ہیں، نہ محرمات سے اجتناب کرتے ہیں، عام اس کے کہ عاقل ہوں یا مجنون، مجذوب بنے ہوئے اولیاء اللہ المتقین وحزبہُ المفلحین وعبادہُ الصٰلحین وجندہ الغالبین السابقین المقربین المقتصدین سے ہو سکتے ہیں

(۱) جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی تو ہم ان کی اولاد کو ان کے ساتھ شامل کر دیں گے اور خود ان کے عمل میں کچھ کم نہ کریں گے، ہر شخص اپنے عمل کے بدلے میں

EmaanLibrary.com

کہ جن کے درجے ایمان و علم کی وجہ سے بلند ہوتے ہیں، تو ایسا یقین رکھنے والا کافر و مرتد اور محمد رسول اللہ کی رسالت کا منکر ہے۔ کیونکہ محمد رسول اللہ نے اپنے رب کی طرف سے صاف لفظوں میں اعلان کر دیا ہے کہ اولیاء اللہ وہی ہو سکتے ہیں جو مومن و متقی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ اور فرمایا يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ اور تقویٰ یہی ہے کہ انسان اللہ کی دی ہوئی بصیرت کے ساتھ اس کی اطاعت کرے اور اس کی رحمت کا امیدوار ہو، اللہ کی دی ہوئی بصیرت کے ساتھ معصیت الٰہی سے پرہیز کرے اور اس کے عذاب سے ڈرے۔ تقرب الٰہی کی صرف یہی ایک صورت ہے کہ انسان فرائض ادا کرے اور نوافل پر کاربند ہو جیسا کہ حدیث قدسی میں ہے کہ خدا نے فرمایا "مجھ سے تقرب حاصل کرنے کی اس سے بہتر کوئی تدبیر نہیں کہ بندہ میرے فرائض ادا کرے، نوافل کے ذریعہ میرا بندہ مجھ سے قریب ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں" (بخاری)

عـ۱ خدا کے دوستوں پر نہ کوئی ڈر ہے نہ وہ آزردہ خاطر ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور خدا سے ڈرتے رہے۔ عـ۲ اے لوگو ہم نے تم کو ایک نر مادہ سے پیدا کیا، اور پھر تمہیں قومیں اور قبیلے کر دیا تاکہ باہم ایک دوسرے کو شناخت کر سکو، تم میں بڑا شریف اللہ کے نزدیک وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہو

EmaanLibrary.com

فصل

خدا کی نظر میں سب سے زیادہ محبوب عمل اور فرائض دین میں سب سے بڑا فرض اپنے اوقات میں پانچوں نمازیں ہیں۔ قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے ان ہی نمازوں کا سوال ہوگا۔ نماز ہی وہ فرض ہے جسے اللہ تعالیٰ نے شب معراج میں بذات خود فرض قرار دیا اور رسول کو بلا کسی واسطہ کے اس کا حکم پہنچایا۔ نماز اسلام کا ستون ہے کہ جس کے بغیر اسلام قائم نہیں ہو سکتا۔ نماز ہی دین کا سب سے اہم معاملہ ہے جیسا کہ امیر المومنین عمر ابن الخطاب اپنے عمّال کو لکھا کرتے تھے "میری نظر میں تمہارا سب سے اہم کام نماز" ہے جس نے اس کی پابندی و حفاظت کی اس نے اپنے پورے دین کی حفاظت کی اور جس نے اسے ضائع کر دیا وہ اپنے دوسرے عمل اور بھی زیادہ ضائع کرنے والا ثابت ہوگا" صحیح بخاری میں بالکل صاف لفظوں میں موجود ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بندے اور شرک کے درمیان حد فاصل نماز ہے ہمارے اور لوگوں کے مابین صرف نماز ہی کا معاہدہ ہے جس نے اسے چھوڑ دیا وہ کافر ہے" پس جو کوئی ہر بالغ و عاقل پر باستثناء حائض و نفساء کے نماز کی فرضیت کا قائل نہیں وہ باتفاق جملہ ائمۂ اسلام کافر و مرتد ہے اگرچہ ساتھ ہی یہ اعتقاد رکھے کہ نماز عمل صالح ہے، خدا کو پسند ہے، ثواب کا ذریعہ ہے

EmaanLibrary.com

بلکہ خود بھی نماز پڑھے۔ بلکہ قائم اللیل و صائم النہار ہی کیوں نہ ہو، مگر چونکہ وہ شخص جو نماز کی فرضیت کا قائل نہیں اس لئے وہ کافر اور مرتد ہے یہاں تک کہ وہ اپنا خیال بدلے اور سچے دل سے توبہ کرلے۔

اسی طرح جو یقین رکھتا ہے کہ عارفوں، واصلوں، اور کشف و کرامات رکھنے والوں، سے نماز ساقط ہو جاتی ہے۔ یا یہ سمجھتا ہے کہ اللہ کے ایسے مقرب بندے بھی ہیں جن پر نماز فرض نہیں رہی اور اس ذات برتر تک وصول کے بعد ان کے ذمہ سے ساقط ہو گئی ہے۔ یا یہ کہ وہ ایسے احوال میں مشغول ہو گئے ہیں جو نماز سے زیادہ اہم اور بہتر ہیں، یا یہ کہ مقصود اللہ عزّ وجلّ کے ساتھ حضور قلب ہے۔ جب بندہ کو جمعیت خاطر اور اپنے مولیٰ سے حضورِ قلب کا درجہ حاصل ہو گیا تو اس کے لئے نماز غیر ضروری ہو گئی کیونکہ اس میں بہر حال انتشار فکر ہے۔ یا یہ کہ نماز سے غرض تحصیلِ معرفت ہے اور جب معرفت حاصل ہو گئی تو وہ فضول ہے۔ یا یہ کہ مقصود کرامات کا حاصل کرنا ہے جب وہ حاصل ہو جائیں، بندہ ہوا میں اڑنے لگے، پانی پر چلنے لگے، یا یہ کرنے لگے وہ کرنے لگے، تو نماز کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ یا یہ کہ اللہ کے ایسے خاص بندے بھی ہیں جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے اسی طرح مستغنی ہیں جس طرح خضر موسیٰ علیہ السلام کی پیروی سے بے نیاز تھے۔ یا یہ یقین کرے کہ نماز بغیر طہارت کے بھی مقبول ہوتی ہے یا یہ سمجھے کہ دیوانے مجنون اور مجذوب جو مقبروں، حماموں،

EmaanLibrary.com

پائخانوں، سرایوں اور گھوڑوں وغیرہ گندے مقامات میں پڑے دکھائی دیتے ہیں، جو نہ وضو کرتے ہیں، نہ فرض نمازیں پڑھتے ہیں، وہ اولیاء اللہ ہیں۔ تو ایسا عقیدہ رکھنے والا باتفاق جملہ ائمۂ اسلام کافر اور مرتد عن الدین ہے اگرچہ بذاتِ خود کتنا ہی عابد و زاہد ہو۔ کیونکہ رہبان جو کہیں زیادہ زہد وعبادت رکھتے ہیں، بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی بہت سی صداقتوں کے قائل بھی ہیں، آپ کی اور آپ کے متبعین کی تعظیم اور تعریف بھی کرتے ہیں، مگر چونکہ پوری شریعت پر ایمان نہیں لاتے بلکہ بعض کی تصدیق کرتے اور بعض کی تکذیب کرتے ہیں۔ اس وجہ سے کافر قرار دیئے گئے قرآن میں ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْفُرُوْنَ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَیُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّفَرِّقُوْا بَیْنَ اللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَیَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَکْفُرُ بِبَعْضٍ وَّیُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَّخِذُوْا بَیْنَ ذٰلِکَ سَبِیْلًا اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْکٰفِرُوْنَ حَقًّا وَاَعْتَدْنَا لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّھِیْنًا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَلَمْ یُفَرِّقُوْا بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْھُمْ اُولٰٓئِکَ سَوْفَ یُؤْتِیْھِمْ اُجُوْرَھُمْ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا

---

(۱) جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں کے منکر ہیں اور اللہ اور اس کے رسولوں میں تفریق پیدا کرنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں بعض رسولوں پر ہم ایمان لائیں گے اور بعض کا انکار کریں گے، اور چاہتے ہیں کفر اور ایمان کے بین بین کوئی راستہ اختیار کریں، تو ایسے ہی لوگ یقیناً کافر ہیں، اور ہم نے کافروں کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی میں تفریق پیدا نہیں کی تو اللہ انہیں ان کے اجر عطا فرمائے گا، اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

EmaanLibrary.com

مسلوب العقل مجنون یا مجذوب کے متعلق زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ مرفوع القلم ہے اور اس پر کوئی جزا سزا نہیں، لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی مسلم ہے کہ اس کا ایمان، نماز، روزہ غرضیکہ کوئی عمل بھی صحیح و مقبول نہیں۔ کیونکہ اعمال عقل و فہم ہی سے مقبول ہوتے ہیں اور جس میں عقل نہیں اس کی نہ کوئی عبادت درست ہے نہ کوئی اطاعت مقبول۔ جن کی یہ حالت ہو ہرگز ہرگز ولی اللہ نہیں ہو سکتا۔ قرآن میں ہر جگہ اصحاب عقل سے خطاب ہے " اِنَّ فِی ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی النُّھٰی[1] " اور هَلْ فِی ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِی حِجْرٍ[2] اور فَاتَّقُوْنِ یٰٓاُولِی الْاَلْبَابِ[3] اور اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِیْنَ لَا یَعْقِلُوْنَ[4] اور اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ[5] اس میں عقل والوں کی تعریف کی گئی ہے۔ مجنونوں، مجذوبوں اور پاگلوں کی خدا نے ایک جگہ بھی تعریف نہیں کی، بلکہ دوزخیوں کی زبانی ان کی سخت مذمت کی ہے۔ فرمایا وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِیْٓ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ[6] اور

---

(۱) ان میں عقلمندوں کے لئے نشانیاں ہیں (۲) دانشمند کے لئے اس میں بڑی قسم ہے
(۳) اے عقلمندو! مجھ سے ڈرو (۴) خدا کے نزدیک بدترین لوگ یہ گونگے بہرے ہیں جو کچھ سمجھ بوجھ نہیں رکھتے ۔
(۵) ہم نے عربی قرآن صرف اس لئے اتارا ہے تاکہ تم اسے سمجھو۔
(۶) اگر ہم سنتے سمجھتے ہوتے تو بھلا دوزخیوں میں کیوں پڑتے۔

EmaanLibrary.com

وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَا يَسْمَعُونَ بِهَا أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا (۱)

پس جو عقل نہیں رکھتا اس کا ایمان درست ہے نہ اس کی کوئی عبادت مقبول۔ رہا ایسا شخص جو یہودی یا عیسائی تھا پھر پاگل ہوگیا اور حالتِ جنون میں اسلام لایا تو اس کا اسلام ظاہر و باطن کسی حال میں بھی درست نہیں مانا جائیگا۔ اسی طرح اگر مسلمان تھا پھر کافر ہوگیا اور اس کے بعد جنون میں مبتلا ہوا تو اس کا حکم کفار کی مانند ہے۔ لیکن اگر ایمان پر قائم تھا اور مجنون ہوگیا تو بلاشبہہ اسے ان نیکیوں کا ثواب حاصل ہے جو حالتِ عقل میں انجام دے چکا ہے لیکن جو مجنون ہی پیدا ہوا اور ہمیشہ اسی حالت میں رہا تو اس کا اسلام صحیح ہے نہ کفر معتبر۔ شریعت میں مجنون کا حکم بچے کا سا ہے، اگر اس کے ماں باپ دونوں مسلمان ہیں تو باتفاق تمام مسلمانوں کے اس کا شمار مسلمانوں میں ہوگا۔ اور اگر صرف ماں مسلمان ہے تو بھی جمہور علماء مثلاً ابوحنیفہ، شافعی احمد کے نزدیک وہ مسلمانوں میں محسوب ہوگا۔ پس مسلمانوں کے بچے اور

(۱) ہم نے بہتیرے جن والنس صرف دوزخ ہی کے لئے پیدا کئے ہیں۔ ان کے دل تو ہیں مگر ان سے سمجھنے کا کام نہیں لیتے، آنکھیں ہیں مگر دیکھتے نہیں۔ کان ہیں مگر ان سے سنتے نہیں۔ وہ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی گئے گذرے ہوئے

EmaanLibrary.com

دیوانے قیامت کے دن اپنے ماں باپ کے زمرہ میں اٹھائے جائیں گے لیکن اس اسلام سے مجذوب یا دیوانے کو دوسروں پر کوئی ذرا بھی مزیت حاصل نہیں ہوتی اور نہ وہ اس کی وجہ سے اولیاء اللہ المتقین میں داخل ہو سکتا ہے جنہیں یہ درجۂ بلند صرف عقل و فہم کے ساتھ فرائض و نوافل کے ذریعہ تقرب حاصل کرنے کی وجہ سے ملتا ہے ۔ قرآن میں ہے یاایھا الذین اٰمنوا لا تقربو الصلوٰۃ و انتم سکاریٰ حتی تعلموا ما تقولون[۱] یہ آیت شراب حرام ہونے سے پہلے نازل ہوئی ہے اور اس میں خدا نے نشہ کی حالت میں نماز کے قریب آنے سے بھی منع کر دیا ہے تاکہ انسان جو کچھ پڑھے اسے سمجھ سکے ۔ پس اگر نشہ کی حالت میں، جو اس وقت حرام بھی نہ تھا، نماز پڑھنا محض اس وجہ سے حرام قرار دیا گیا ہے کہ اس حالت میں اپنی قرأت نہیں سمجھتا تو اس سے اس بات کا وجوب بھی معلوم ہوا کہ نمازی کو اپنی قرأت سمجھنا ضروری ہے اور جو کوئی اپنی قرأت نہیں سمجھتا اس کی نماز بھی درست نہیں ۔ اگرچہ اس کی عقل کسی غیر حرام سبب ہی سے کیوں نہ زائل ہوئی ہو ۔ یہی وجہ ہے کہ بالاتفاق تمام علماء نے ایسی نماز کو نادرست بتایا ہے ۔ اگرچہ اس کا باعث کچھ ہی کیوں نہ ہو ۔ جب عقل کے عارضی فتور کا یہ حکم ہے تو ظاہر ہے مجنون یا مجذوب کی نماز یا عبادت

---

(۱) اے ایمان والو نشہ کی حالت میں نماز کے قریب بھی نہ بھٹکو یہاں تک کہ جو کچھ (نماز میں) کہو گے اسے جانو

EmaanLibrary.com

کا کیا حکم ہو گا:

اسی قدر نہیں بلکہ نیند اور اونگھ تک کی حالت میں نماز سے باز رہنے کا حکم ہے چنانچہ صحیحین میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کو نماز پڑھتے ہوئے اگر اونگھنے لگو تو لیٹ جاؤ کیونکہ بسا ممکن ہے نیند کی حالت میں مغفرت کی دعا مانگنا چاہو اور نادانستہ منھ سے گالی نکلنے لگے" ابوالدرداء کا مقولہ ہے " علم کا اقتضاء یہ ہے کہ انسان پہلے اپنی ضرورت پوری کرے پھر نماز کے لئے کھڑا ہو تاکہ جی لگے" پس اگر ان تمام حالتوں میں نماز درست نہیں جن میں انسان کی عقل قابو سے باہر ہو جاتی ہے تو ظاہر ہے مجنون کی نماز بدرجۂ اولیٰ نادرست ہو گی۔ مجنون سے مراد ہر وہ شخص ہے جس کی عقل ٹھکانے نہیں اگرچہ اسکا نام مجذوب یا کچھ اور ہی کیوں نہ رکھ دیا جائے۔

اور معلوم ہوا کہ نماز افضل ترین عبادت ہے جیسا کہ صحیحین میں موجود ہے کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا "اللہ کو سب سے زیادہ کون عمل محبوب ہے"؟ فرمایا اوقات میں نماز" صحیحین میں ایک اور حدیث ہے فرمایا "افضل ترین عمل اللہ پر ایمان اور اس کی راہ میں جہاد ہے" کوئی غلط فہمی میں پڑ کر دونوں حدیثوں کو متناقض نہ سمجھ لے کیونکہ ان میں باہم کوئی مخالفت نہیں ہے۔ پہلی حدیث میں نماز کا ذکر ہے اور دوسری

EmaanLibrary.com

میں ایمان کا اور معلوم ہوا کہ نماز ایمان کے مسمیٰ میں داخل ہے۔ جیسا کہ اس آیت میں صاف موجود ہے وما کان اللہ لیضیع ایمانکم، یعنی بیت المقدس کی طرف رخ کر کے جو نمازیں تم پڑھ چکے ہو، خدا انہیں ضائع کرنے والا نہیں۔ اس میں نماز کو لفظ ایمان سے تعبیر کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایمان کی طرح نماز میں بھی قائم مقامی اور نیابت کسی حال میں بھی روا نہیں رکھی گئی۔ یعنی جس طرح یہ ناجائز ہے کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کی طرف سے ایمان لے آئے اسی طرح یہ بھی ناجائز ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص کی طرف سے نماز پڑھ لے اگرچہ کتنا ہی بڑا عذر موجود ہو، اور جس طرح ایمان سے کسی حال میں بھی کوئی مستثنیٰ و معاف نہیں ہو سکتا جب تک عقل رکھتا اور بعض ارکان صلوٰۃ بھی ادا کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔

اب صاف ظاہر ہو گیا کہ جب عقل زائل ہو جاتی ہے تو انسان ان تمام فرائض و نوافل کی انجام دہی سے معذور ہو جاتا ہے جو تقرب الٰہی کا واحد ذریعہ ہیں۔ ولایت ایمان اور تقوی کا نام ہے۔ کامل ایمان و تقویٰ کا وجود فرائض و نوافل کے ذریعہ حصول تقرب ہی پر موقوف ہے۔ اور چونکہ مجذوب اس ذریعہ تقرب سے محروم ہو جاتا ہے اس لئے وہ اولیاء اللہ میں سے نہیں ہو سکتا، البتہ یہ ضرور ہے کہ اپنی مجنونانہ زندگی میں وہ مرفوع القلم ہے اور حساب و کتاب اور جزا سزا سے اسی طرح آزاد ہی جس طرح بچے اور چوپائے آزاد ہوتے ہیں۔

EmaanLibrary.com

فصل

اگر مجنون پاگل ہونے سے پہلے مومن تھا اعمال صالحہ رکھتا تھا اور فرائض ونوافل کے ذریعہ تقرب چاہتا تھا تو اسے اپنے اس سابق ایمان وعمل صالح کا ثواب ملے گا۔ اور ولایت الٰہی کا وہ درجہ حاصل رہے گا جو وہ اپنے ایمان وتقویٰ کے اندازہ سے پا چکا تھا۔ جنون کی وجہ سے اس کی یہ سابق نیکیاں باطل نہیں ہو جائیں گی جس طرح موت سے باطل نہیں ہوتی ہیں۔ کوئی بدی بھی ایسی نہیں جو تمام نیکیوں کو باطل کردے، ہاں اگر کوئی ایسی بدی ہے تو وہ صرف ایک ارتداد ہے جو تمام نیکیوں کو پامال اور کالعدم کر ڈالتا ہے اسی طرح کوئی نیکی نہیں جو تمام گناہوں کو دھو ڈالے اور اگر کوئی ہے تو وہ سچی توبہ ہے جو تمام گناہوں سے انسان کو بالکل پاک صاف کردیتی ہے لیکن اس کے یہ معنیٰ نہیں ہیں کہ مجنون یا مجذوب حواس کی حالت میں جو کچھ کرتا تھا وہ اس کے اعمال نامہ میں مجنون ہونے کے بعد بھی برابر لکھا جاتا رہا ہے۔ جنون کے بعد نہ اس کی نیکیاں لکھی جائیں گی نہ بدیاں۔ کیوں کہ اب اس میں کوئی صحیح قصد وارادہ باقی نہیں، جو صحتِ اعمال کی بنیادی شرط ہے۔

اعتراض میں یہ حدیث پیش کرنا صحیح نہیں کہ بندہ جب بیمار یا مسافر

EmaanLibrary.com

ہوتا ہے تو اس کا وہ عمل اس کے نام پر برابر لکھا جاتا ہے، جو وہ تندرستی اور حالت قیام میں کیا کرتا تھا" نیز یہ کہ غزوۂ تبوک میں آپ کے اس قول سے بھی استدلال درست نہیں کہ مدینہ میں ایسے لوگ موجود ہیں جو باوجود یہاں نہ ہونے کے ہر راستہ اور ہر وادی میں تمہارے ساتھ چل رہے ہیں" صحابہ نے عرض کیا کہ مدینہ میں وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا" وہ لوگ ہیں جو مجبوری کی وجہ سے آ نہیں سکے"، کیونکہ یہ دونوں حدیثیں ان لوگوں کے بارے میں ہیں جو عمل کی نیت اور رغبت صحیح رکھتے تھے مگر حالات سے مجبور ہو گئے۔ اس لئے بمنزلہ عمل کرنے والوں کے ہیں۔ لیکن مجنون و مجذوب کی حالت اس سے بالکل مختلف ہے۔ عقل زائل ہونے کے بعد اس میں نہ قصدِ صحیح باقی رہتا ہے اور نہ اس کی کوئی عبادت معتبر ہوتی ہے۔

بنا بریں یہ سمجھنا سخت غلطی ہے کہ عقل سلب ہو جانے کے بعد انسان کو عام اس سے کہ اسے مجنوں پکارا جائے یا مجذوب کوئی خاص درجہ نیکی اور صلاح وخیر کا، یا گناہ اور برائی کا حاصل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جنون کے بعد اس کی نیکی اور بدی اسی حالت پر رک جاتی ہے جس پر وہ ہوش وحواس کی حالت میں تھا، نہ اس میں کمی ہوتی ہے نہ زیادتی۔ البتہ جس طرح وہ عقل کھو کر مزید نیکی حاصل کرنے سے محروم ہو جاتا ہے اُسی طرح مزید شر پر عذاب سے بھی بچ جاتا ہے۔

EmaanLibrary.com

رہے وہ لوگ جو کسی حرام سبب سے اپنی عقل کھو بیٹھتے ہیں، مثلاً شراب کے جام چڑھانے، چرس یا بھنگ پینے، طرب انگیز گانے سننے، یا خود ساختہ عبادتیں کرنے کی وجہ سے شیاطین سے جو تعلق پیدا ہو جاتا ہے اور اس کے باعث مخبوط الحواس ہو جاتے ہیں تو یہ لوگ اپنی عقل برباد کرنے پر سخت مذمت اور سزا کے مستحق ہیں۔ اس گروہ میں بہت ایسے ہوتے ہیں جو شیطانی احوال طاری کرنے کی غرض سے ناچنے کودنے لگتے اور اس میں اس قدر محو ہو جاتے ہیں کہ عقل گم ہو جاتی ہے، یا سو جاتے ہیں یا بے قابو ہو کر گر پڑتے ہیں اور شیطانی احوال قلب پر طاری ہونے لگتے ہیں۔ اور بہتیرے ایسے بھی ہیں، جو مجذوب ہونے کے لئے برابر جد و جہد کرتے ہیں یہانتک کہ عقل کھو کر پاگل ہو جاتے ہیں۔ درحقیقت یہ تمام لوگ شیطانی جماعت میں سے ہیں جیسا کہ ان متعدد افراد سے ثابت و مشہور ہے۔ ان شریروں کے بارے میں اگرچہ علماء کا اختلاف ہے کہ عقل سے عاری ہونے کے بعد بھی وہ اعمال شرعیہ کے مکلف رہتے ہیں یا نہیں ؟ لیکن یہ کسی ایک عالم نے بھی نہیں کہا کہ اس طرح عقل گنوا دینے والے، اولیاء اللہ الموحدین المقربین و جندہ المفلحین ہو سکتے ہیں۔

بلاشبہہ علماء نے بعض عاقل مجنونوں کا ذکر کیا ہے اور ان کی تعریف بھی کی ہے۔ لیکن وہ اس شیطانی جماعت سے نہیں بلکہ پہلی قسم کے مجنونوں میں سے ہیں جو شروع میں نیکوکار تھے پھر دیوانے ہو گئے۔ ان کی

EmaanLibrary.com

شناخت یہ ہے کہ جوں ہی دیوانگی میں کوئی لمحہ افاقہ ہوتا اور دماغ ذرا بھی درست ہوتا ہے تو وہ کفر اور بہتان کا کوئی کلمہ زبان سے نہیں نکالتے بلکہ ایمان ہی کی باتیں کرنے لگتے ہیں جو اصل میں ان کے دلوں کے اندر موجود تھا۔ برخلاف اس کے یہ شیطانی مجنون جو شروع ہی سے کافر و عاصی تھے تو وہ شدت جنون اور افاقہ ہر حالت میں کفر و شرک ہی کے ہذیان میں مبتلا رہتے ہیں اور کبھی ایمان کا کوئی کلمہ ان کے بھوٹے منھ سے نہیں نکلتا۔ اسی طرح جو عرب دیوانے ہوکر فارسی یا ترکی یا بربری وغیرہ دوسری زبانوں میں بڑبڑانے لگتے ہیں جیسا کہ بعض نام نہاد صوفیوں کی بھی حالت سماع کے وقت ہو جاتی ہے کہ عقل گم اور ایک والہانہ کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور غیر مفہوم بکواس کرنے یا کوئی دوسری زبان بولنے لگتے ہیں۔ تو یہ بھی وہ لوگ ہیں جن کی زبانوں پر شیطان مسلط ہو جاتا اور بولنا شروع کر دیتا ہے۔

فصل

یہ کہنا سخت جہالت و حماقت ہے کہ ان لوگوں کو خدا نے عقل اور احوال ساتھ ساتھ بخشے تھے۔ احوال باقی رہنے دئے۔ عقل سلب کر لی اور وہ تمام باتیں معاف کر دیں جو اُن پر فرض کی تھیں۔ کیونکہ احوال دو قسم کے ہوتے ہیں۔ شیطانی اور رحمانی۔ محض خرقِ عادت، مکاشفہ اور عجیب تصرف

EmaanLibrary.com

دیکھکر دھوکہ نہیں کھانا چاہئے کیونکہ یہ چیزیں کبھی شیطان کی طرف سے ہوتی ہیں اور اسی طرح اس کی ان ذریات کے ذریعہ ظاہر ہوا کرتی ہیں جس طرح ساحروں اور کاہنوں کے اعمال ظاہر ہوتے ہیں۔ اور کبھی رحمٰن کی طرف سے ہوتی ہے اور وہ، وہ ہیں جو اہل تقویٰ و ایمان کے ہاتھوں ظاہر ہوتی ہیں۔

پس دیکھنا چاہیئے کہ یہ مجنون یا مجذوب اصل میں کس قسم کے لوگ تھے اگر حالت عقل و ہوش میں وہ مومنین متقین میں سے تھے تو بلاشبہہ ان کی عقل سلب ہو جانے کے بعد ان سے فرائض معاف ہو جائیں گے۔ اگر اہل کفر و شرک و نفاق میں سے تھے تو حالت جنون میں ان کا یہی حکم رہے گا۔ اور ان کے یہ خوارق و مکاشفات، اسی قسم کے شیطانی احوال سمجھے جائیں گے جس قسم کے مشرکین و کفار و منافقین پہ طاری ہوتے ہیں۔ یہ لوگ مجنون ہونے کی وجہ سے اپنے قدیم دائرۂ کفر و فسق سے باہر نہیں نکل سکتے۔ ٹھیک اس طرح جس طرح مسلمان دیوانے اپنے اگلے ایمان و تقویٰ کے، دائرے سے نہیں نکل سکتے۔ اس کی مثال بالکل نیند، بیہوشی اور موت کی سی ہے کہ ان حالتوں کے طاری ہونے کی وجہ سے انسان اپنی اصلی حالت سے خارج نہیں ہو جاتا۔ عام اس سے کہ وہ حالتِ ایمان و تقویٰ کی ہو، یا شرک و کفر کی زیادہ سے زیادہ یہ کہا جائے گا کہ وہ اس حال میں احکام و اوامر سے مکلف نہیں رہے گا

EmaanLibrary.com

لیکن مرفوع القلم ہو جانے سے آدمی کسی خاص ثواب وستائش کا مستحق نہیں ہو جاتا اور نہ عقل کے زائل ہو جانے کیوجہ سے اولیاء اللہ کی کسی خصوصیت یا صالحین کی کسی کرامت کا مالک ہو جاتا ہے، بلکہ مرفوع القلم ہونے کے بعد اس کا حکم بالکل وہی ہو جاتا ہے جو سونے والے یا بیہوش آدمی کا ہوتا ہے۔ جو نہ کسی تعریف کا مستحق ہوتا ہے نہ کسی مذمت کا بلکہ سونے والا مجنون سے کہیں بہتر ہے۔

یہی وجہ ہے کہ تمام انبیاء سوتے تھے۔ لیکن ان میں کوئی ایک بھی مجنون یا مجذوب نہ تھا۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نیند اور غشی طاری ہو سکتی تھی۔ لیکن جنون سے آپ مُبّرا تھے۔ آپ کی آنکھیں سوتی تھیں مگر دل جاگتا تھا' اور مرض الموت میں آپ بیہوش ہو گئے تھے لیکن جنون سے اللہ تعالیٰ نے تمام پیغمبروں کو منزہ اور معصوم رکھا ہے جو سب سے بڑا نقص انسانی ہے۔ کیونکہ انسانیت کا کمال عقل سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خدا نے عقل زائل کرنے کو حرام قرار دیا ہے۔ اور وہ تمام چیزیں حرام ٹھہرا دی ہیں جو زوالِ عقل کا باعث ہو سکتی ہیں. مثلاً شراب کہ اس کا ایک قطرہ بھی حرام ہے۔ حالانکہ اتنی شراب میں کوئی مضرت نہیں لیکن چونکہ وہ بھی شراب خوری کا ذریعہ ہو سکتا ہے کہ جس سے عقل زائل ہو جاتی ہے اس لئے اس کی ممانعت کر دی گئی۔ پس ایسی صورت میں

EmaanLibrary.com

کیونکر تصور کیا جا سکتا ہے کہ سرے سے عقل کا زوال وفقدان، تقرب الٰہی اور ولایت کا سبب یا شرط یا وجہ ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ بہت سے گمراہ تصور کرتے ہیں حتی کہ انھیں کا ایک شاعران پاگلوں کی تعریف میں کہتا ہے

هم معشر حلوا النظام وخرقوا ایساج فلا فرض لدیهم ولا نفلُ

یہ ایسے لوگ ہیں جنھوں نے گرہ کھول ڈالی ہے اور تانابانا توڑ ڈالا ہے اب ان کے ہاں کوئی فرض ہے نہ نفل

مجانین الا ان سر جنونهم عزیز علی ابوابه یسجد العقل

وہ مجنون ہیں لیکن انکے جنون کا راز اتنا بڑا ہے کہ اس کے دروازوں پر عقل سر بہ سجود رہتی ہے

یہ کلام مسلمان کا نہیں بلکہ کسی گمراہ اور کافر کا ہے جو یقین رکھتا ہے کہ جنون کے اندر بھی کوئی راز ہے جس کے دروازے پر عقل سجدہ کرتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے اس خر دماغ نے کبھی کسی مجنون کا کوئی مکاشفہ، کوئی خارق عادت واقعہ، کوئی عجیب تصرف دیکھ لیا ہے جو ساحروں اور کاہنوں کی طرح شیطان سے اتصال کی وجہ سے حاصل ہو گیا ہو گا۔ اور نادانی سے سمجھ بیٹھا ہے کہ جنون بھی خدا کی کوئی بڑی نعمت ہے۔ کیونکہ اس کے فہم ناقص میں ہر وہ شخص ولی ہے جسے کشف ہو یا کوئی خرق عادت دکھا سکے۔ حالانکہ یہ عقیدہ باتفاق جملہ اہل اسلام کفر ہے۔

EmaanLibrary.com

فصل

کشف و کرامت اور خرقِ عادت سے متعجب اور مرعوب نہیں ہونا چاہیے کیونکہ یہ چیز یہود و نصاریٰ بلکہ اشد شدید کفار و مشرکین میں بھی پائی جاتی ہے بلکہ اس کا ظہور خالص کافروں میں گمراہ مسلمانوں سے بھی زیادہ ہوتا ہے کیونکہ جس میں جتنی زیادہ ضلالت اور گمراہی ہوتی ہے، اُتنا ہی زیادہ، شیطان کو اس سے تعلق و تقرب بھی حاصل ہوتا ہے اور اس کے ہاتھوں شیطانی امور زیادہ دکھاتا ہے تاکہ نادانوں کو گمراہ کر سکے۔ لیکن اس گروہ کے مکاشفات میں ٹھیک اسی طرح کذب و بہتان اور اعمال میں فجور و طغیان ضرور نمایاں ہوتا ہے جس طرح ان کے بھائی بُند ساحروں اور کاہنوں میں ہمیشہ دیکھا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: هَلۡ أُنَبِّئُكُمۡ عَلَىٰ مَن تَنَزَّلُ ٱلشَّيَٰطِينُ تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ کیا میں تمہیں خبر دوں کہ شیطان کس پر اترتے ہیں؟ وہ ہر جھوٹے اور گنہگار پر اترتے ہیں۔" پس شیطان جس کسی پر بھی اتریں گے اس میں کسی نہ کسی قسم کا کذب و فجور ضرور پایا جاتا ہے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دیدی ہے کہ اولیاء اللہ وہی لوگ ہیں جو فرائض کے ذریعہ ذاتِ خداوندی تک تقرب حاصل کرتے ہیں۔ وہی اس کی کامیاب جماعت میں داخل ہوتے ہیں، وہی اس کے غالب ہونے والے لشکر میں

EmaanLibrary.com

شامل ہوتے ہیں۔ لیکن جو شخص اس کے خلاف عقیدہ رکھتا اور کہتا ہے کہ یہ لوگ جو اپنی دیوانگی جہالت، شرارت یا کسی اور وجہ سے نہ فرائض ادا کرتے ہیں نہ نوافل کی پرواہ کرتے ہیں، وہ اولیاء اللہ المتقین میں سے ہیں۔ تو یہ اعتقاد کفر ہے اور اس کا معتقد دین الٰہی سے منکر و مرتد ہے اگرچہ زبان سے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ برابر پکارتا ہے ایسا شخص بلاشک کاذب ہے اور ان لوگوں میں داخل ہے جن کی بابت خدا کا ارشاد ہے۔ اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ، اِتَّخَذُوْۤا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ۟

اور حدیث صحیح میں وارد ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بغیر کسی عذر کے محض لاپرواہی سے تین جمعے ناغہ کر دیتا ہے خدا اس کے قلب پر مہر لگا دیتا ہے۔ اگر محض تین جمعے ترک کرنے سے قلب پر مُہر لگ جاتی ہے اگرچہ نماز ظہر پڑھتا رہا ہو تو اس شخص کا کیا حال ہو گا جو نہ ظہر پڑھتا ہے نہ جمعہ میں حاضر ہوتا ہے، نہ فرض ادا کرتا ہے، نہ نفل سے تعلق رکھتا ہے،

---

(۱) جب منافق تیرے پاس (اے رسول) آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ تو اللہ کا پیغمبر ہے۔ خدا جانتا ہے کہ تو اس کا رسول ہے (مگر) اللہ (یہ بھی) گواہی دیتا ہے کہ منافق جھوٹے ہیں، انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا کر رکھا ہے اور لوگوں کو راہ خدا سے روکتے رہتے ہیں۔ ان کا یہ فعل کیسا برا ہے۔ (باقی صفحہ ۲۲ پر)

EmaanLibrary.com

نہ وضو کرتا ہے ۔ نہ بڑی طہارت کا خیال رکھتا ہے ، نہ چھوٹی طہارت کی پرواہ کرتا ہے ۔ ایسا شخص اگر پہلے مومن بھی ہو اور قلب پر مُہر لگ جائے تو اپنے ترک صلوٰۃ اور عدم اعتقاد کی وجہ سے کافر و مرتد ہو جاتا ہے ، اگرچہ اپنے تئیں برابر مومن یقین کرتا ہے ۔ پھر ظاہر ہے اس کا ولی اللہ ہونا ناممکن ، اور اسے ولی اللہ سمجھنا حماقت و ضلالت ہے ۔

قرآن مجید میں منافقین کی صفت یہ بیان کی گئی ہے کہ :-

یعنی شیطان ان پر حاوی و مسلط ہو جاتا ہے ۔ اور معلوم ہے کہ شیطان جس کسی پر قابو حاصل کر لیتا ہے تو اسے اللہ و رسول کے مخالف راستہ ہی پر لیجا ڈالتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :- اَلَمْ تَرَ اَنَّا اَرْسَلْنَا الشَّیٰطِیْنَ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ تَؤُزُّھُمْ اَزًّا یعنی شیطان کافروں کو برانگیختہ کرتا ہے ۔ لہٰذا یہی تو وہ لوگ ہیں جن پر شیطان نے پوری گرفت کر لی ہے اور انھیں ذکر الٰہی سے بھول میں ڈال دیا ہے ۔ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّیْطٰنِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّیْطٰنِ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ

حدیث میں ہے ,, جس آبادی میں تین شخص بھی ہوتے ہیں اور ان میں نہ اذان دی جاتی ہے ، نہ نماز قائم کی جاتی ہے تو شیطان ان پر مسلط ہو جاتا ہے ''

یہ اس لئے کہ وہ ایمان لائے ، پھر منکر ہو گئے ۔ اس پر ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی اور اب وہ کچھ نہیں سمجھتے ۔ یہ لوگ شیطان کی جماعت ہیں ، شیطان کی جماعت ہی ناکام جماعت ہے ۔

EmaanLibrary.com

پس ہر وہ تین آدمی جن پر اذان و نماز قائم نہیں کی جاتی، شیطان کی جماعت میں سے ہو جاتے ہیں کہ جن پر اسکی گرفت مضبوط ہو جاتی ہے اور وہ ہرگز اولیاء الرحمٰن میں سے نہیں ہو سکتے کہ جنھیں اللہ تعالیٰ اپنی عزت وکرامت سے سرفراز کرتا ہے۔ اگرچہ کتنے ہی عابد و زاہد ہوں، روزے رکھتے ہوں، شب بیداری کرتے ہوں، لبوں پر مہر سکوت لگائے رہتے ہوں، اور آبادی سے الگ تھلگ سنسان مقامات میں رہبانوں کی طرح بسیرا لیتے ہوں، جو دَیروں، بھٹوں، غاروں اور پہاڑوں میں رہتے ہیں۔ مثلاً کوہ لبنان، کوہ سون، لیسون کے رہبان اور پہاڑ قاسیوں کے غاروں میں رہنے والے رہبان، یا اور ایسے مقامات جہاں بہت سے جاہل اور گمراہ عابد جاتے ہیں، عبادتیں کرتے ہیں، چلے کھینچتے ہیں، بغیر اس کے کہ کبھی اذان دلائیں یا ایک وقت کی بھی نماز قائم کریں، وہ تمام وقت ایسی عبادتوں میں گزارتے ہیں جو اللہ و رسول نے مقرر نہیں کی ہیں۔ اپنے اذواق و مواجید پر چلتے ہیں، اور اپنے احوال میں نہ کتاب اللہ سے ہدایت یاب ہونے کی پرواہ کرتے ہیں، نہ سنتِ رسول اللہ کی پیروی کا کبھی خیال کرتے ہیں۔ حالانکہ خدا تک رسائی کا راستہ صرف ایک ہی ہے۔ اور وہ خود اس نے بیان کر دیا ہے کہ:۔ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ (۱)

---

(۱) اگر تم واقعی اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ بھی تم سے محبت کرے گا۔ اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا۔

EmaanLibrary.com

فصل

یہ لوگ اہل بدعت و ضلالت ہیں، شیطان کے مرید ہیں حاشا اولیاء اللہ نہیں ہیں اور نہ ہوسکتے ہیں۔ جو کوئی ان کی ولایت کی گواہی دیتا ہے جھوٹا گواہ ہے اور راہ راست سے بھٹکا ہوا ہے۔ اور اگر یہ جان کر بھی کہ وہ رسول کے خلاف راہ چلتے ہیں ان کی بزرگی کی شہادت دیتا ہے تو دین اسلام سے بھی خارج ہے۔ کیونکہ ایسا کہنے والا یا تو رسول کی تکذیب کرنے والا ہوگا، یا آپ کی لائی شریعت میں شک رکھتا ہوگا، یا جان بوجھ کر ہٹ دھرمی اور دل کی شرارت سے مخالفت پر کمربستہ ہوگا۔ اور ظاہر ہے جو ایسا ہو اس کے کافر ہونے میں کسی کو کوئی شک نہیں ہوسکتا۔ لیکن اگر وہ رسول کی لائی ہوئی شریعت سے جاہل ہو اور سچے دل سے یقین رکھتا ہو کہ آپ سب انسانوں کے لئے ظاہر و باطن میں رسول ہیں، اور یہ کہ بجز آپ کی اتباع کے کوئی دوسرا راستہ اللہ تک پہونچنے کا نہیں ہے پھر محض شریعت کی بے خبری اور سنت نبوی سے لاعلمی کیوجہ سے سمجھتا ہو کہ یہ نوایجاد عبادتیں اور شیطانی حقیقتیں شیطان کی طرف سے نہیں ہیں بلکہ بعینہ وہی ہیں جو رسول نے مقرر کی ہیں، تو اسے اس کی غلطی سے آگاہ کرنا، حق بتانا، کتاب و سنت کی ہدایت سے باخبر کرنا چاہیئے۔ اگر جاننے پر توبہ کرلے تو بہتر ہے، ورنہ مذکور الصدر لوگوں کے زمرہ میں داخل ہوکر کافر و مرتد ہو جائے گا

EmaanLibrary.com

اور عذاب الٰہی سے اسے نہ کوئی عبادت بچا سکے گی اور نہ زہد پناہ دے سکے گا مثل رہبانوں، صلیب پرستوں، آتش پرستوں اور بت پرستوں کے جو باوجود کثرتِ زہد و عبادت اور خوارق و مکاشفاتِ شیطانیہ رکھنے کے نجات نہیں پا سکتے جیساکہ قرآن میں ہے قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا حضرت سعد بن ابی وقاص وغیرہ صحابہ اور سلف صالحین نے اس آیت کی شان نزول یہ بیان کی ہے کہ یہ ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی ہے جو خانقاہوں اور دیروں میں، عبادت و ریاضت کرتے ہیں اور بالکل عبث ہیں کیونکہ انھیں کوئی اجر و ثواب حاصل نہیں ہوتا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيْمٍ "أفاک" کے معنی ہیں جھوٹا" اور "اثیم" گنہگار کو کہتے ہیں۔ جیساکہ فرمایا لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ جو کوئی دین میں بغیر علم کے گفتگو کرتا ہے، جھوٹا ہوتا ہے، اگرچہ نادانستہ ہی جھوٹ بولا ہو۔ جیساکہ حضرت ابوبکر صدیق اور

---

(۱) کیا میں تمہیں خبر دوں کہ کون ہیں اپنے اعمال کو خسارہ میں ڈالنے والے وہ ہیں جنھوں نے جنھوں نے ضائع کیں اپنی کوششیں دنیاوی زندگی میں۔ اور وہ سمجھ رہے ہیں کہ وہ اچھے کام کر رہے ہیں

(۲) میں تمہیں بتاؤں شیطان کس پر اترتے ہیں؟ وہ ہر جھوٹے گنہگار پہ اترتے ہیں۔

(۳) البتہ ہم اس جھوٹے گنہگار کے پٹھے پکڑ کر گھسیٹیں گے۔

EmaanLibrary.com

عبد اللہ بن مسعود وغیرہ کبار صحابہ سے مروی ہے کہ جب اپنے اجتہاد سے کوئی فتویٰ دیتے تو کہتے تھے "اگر یہ درست ہو تو اللہ کی طرف سے ہے، اگر غلط ہو تو غلطی ہماری اور شیطان کی طرف سے ہے، اللہ اور اس کا رسول اس سے بری ہے۔

پس اگر مجتہد کی غلطی بھی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے حالانکہ مجتہد کو اس کی غلطی معاف ہے تو اس شخص کی غلطی بدرجۂ اولیٰ شیطان کی طرف سے ہوگی جو بلا درجۂ اجتہاد حاصل کئے ہوئے دین میں گفتگو کرتا ہے، ایسا شخص اگر توبہ نہیں کرے گا تو مجتہد کے برعکس اسے اپنی غلطی بھگتنا پڑے گی۔ غرض کہ جو کوئی بھی بغیر علم واجتہاد کے گفتگو کرتا ہے وہ تو اس گفتگو میں جھوٹا اور گنہگار ہوتا ہے، اگرچہ اور دوسرے معاملات میں نیکیاں رکھتا ہو

شیطان ہر انسان پر نازل ہوتا ہے اور اپنی شیطانی استعداد کے مطابق گمراہی کا منتر اس پر پھونکتا ہے۔ اسی طرح رحمانی استعداد اور اخلاص و اطاعت الٰہی جتنی زیادہ اس میں دیکھتا ہے اتنا ہی دور اس سے بھاگتا ہے، قرآن میں ہے۔ اِنَّ عِبَادِی لَیْسَ لَکَ عَلَیْھِمْ سُلْطَانٌ [۲]

---

[۱] اس کے مقصود یہ نہیں ہے کہ جبتک آدمی اجتہاد کا درجہ نہ حاصل کرلے جس کا دروازہ اس زمانہ میں ہمارے مولویوں نے سب بند کر رکھا ہے۔ اس وقت تک دین کی کوئی بات منھ سے نہ نکالے۔ جیسا کہ بہت سی بدعتیں کرنے والے جاہل اپنے معترضوں سے کہدیا کرتے ہیں کہ تم عالم نہیں ہو، اعتراض کیونکر تے ہو؟ بلکہ مقصود یہ ہے کہ جس مسئلہ میں آدمی کو علم نہ ہو اس میں دخل نہ دے، اور جس میں علم رکھتا ہو، اس مسئلہ میں ضرور بولے، خصوصاً شرک و بدعت اور تقلید جمود پر اعتراض کرنا، ہر مسلمان کا فرض ہے اگر عالم نہ بھی ہو کیونکہ یہ ایسی صاف گمراہیاں ہیں جنکا علم بالکل آسان اور ہر شخص کو حاصل ہو سکتا ہے (مترجم) [۲] میرے بندوں پر تجھے کچھ اختیار نہیں ہے

EmaanLibrary.com

اور اللہ کے بندے وہی ہیں جنھوں نے اس کے رسولوں کی تباعی ہوئی، عبادتوں پر اس کی پرستش کی ہے۔ لیکن جنھوں نے خود ساختہ طریقوں پر عبادت کی تو وہ رحمان کے نہیں سراسر شیطان کے پجاری ہیں فرمایا، اَلَمۡ اَعۡهَدۡ اِلَيۡكُمۡ يٰبَنِىۡۤ اٰدَمَ اَنۡ لَّا تَعۡبُدُوا الشَّيۡطٰنَ‌ۚ اِنَّهٗ لَكُمۡ عَدُوٌّ مُّبِيۡنٌ وَّاَنِ اعۡبُدُوۡنِىۡ‌ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِيۡمٌ وَلَقَدۡ اَضَلَّ مِنۡكُمۡ جِبِلًّا كَثِيۡرًا‌ ؕ اَفَلَمۡ تَكُوۡنُوۡا تَعۡقِلُوۡنَ [1] پھر شیطان کے اکثر پجاری اس حقیقت سے عموماً ناواقف ہوتے ہیں کہ شیطان کی عبادت کر رہے ہیں۔ بلکہ کبھی تو اس وہم میں پڑجاتے ہیں کہ ہم فرشتوں یا صالحین کی عبادت کرتے ہیں۔ جیسے وہ لوگ جو بزرگوں کی منتیں مانتے، ان سے فریادیں کرتے، اور انھیں سجدے کرتے ہیں۔ درحقیقت یہ بھی اس پردہ میں نادانستہ شیطان ہی کی پرستش کرتے ہیں، اگرچہ برابر اسی دھوکہ میں پڑے رہتے ہیں کہ ہم فرشتوں اور صالحین کی عبادت نہیں کرتے بلکہ ان کا وسیلہ و شفاعت چاہتے ہیں۔ قرآن میں ہے وَيَوۡمَ نَحۡشُرُهُمۡ جَمِيۡعًا ثُمَّ نَقُوۡلُ لِلۡمَلٰۤئِكَةِ اَهٰٓؤُلَاۤءِ اِيَّاكُمۡ كَانُوۡا يَعۡبُدُوۡنَ قَالُوۡا سُبۡحٰنَكَ اَنۡتَ وَلِيُّنَا مِنۡ دُوۡنِهِمۡ‌ۚ بَلۡ كَانُوۡا يَعۡبُدُوۡنَ الۡجِنَّ‌ۚ اَكۡثَرُهُمۡ بِهِمۡ مُّؤۡمِنُوۡنَ [2] یہی حال کواکب پرستوں کا ہے

---

[1] اے بنی آدم! کیا میں نے تمہیں حکم نہیں دیا تھا کہ شیطان کو نہ پوجنا کیونکہ وہ تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے اور یہ کہ میری ہی عبادت کرنا یہی سیدھی راہ ہے۔ البتہ شیطان تم میں سے ایک بڑی مخلوق کو گمراہ کر چکا ہے۔

EmaanLibrary.com

جو سمجھتے ہیں کہ ہم آفتاب کو سجدہ کرتے یا ستاروں سے مناجات کر رہے ہیں حالانکہ فی الواقع ان کی تمام توجہ و عبادت شیطان کی طرف ہوتی ہے پھر جب ان پر بعض ارواح نازل ہوتی ہیں، ان سے مخاطب ہوتی ہیں ہونے والے واقعات سے انھیں آگاہ کر دیتی ہیں، اور ان کی بعض ضرورتیں پوری کر دیتی ہیں تو یہ اپنی نادانی سے اِسے کواکب کی روحانیت یا فرشتوں کا نزول سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ سب کاروائیاں ابلیس لعین ہی کی ہوتی ہیں۔ وہی ان پر اترتا اور یہ شعبدے دکھاتا ہے، قرآن میں ہے وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ رحمٰن کا ذکر کیا ہے؟ اس کی اتاری ہوئی ہدایت یعنی کتاب و سنت ہے جس کی بابت خود، ارشاد فرمایا ہے۔ وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَا أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ، اور لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيَاتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ[۳] دوسری جگہ خود لفظ ذکر سے اسے تعبیر کیا ہے

جس دن ہم ان سب کو جمع کریں گے پھر فرشتوں سے پوچھیں گے کیا یہ لوگ تمہاری ہی پوجا کرتے تھے؟ وہ کہیں گے پاک ہے تیری ذات، تو ہی ان کے مقابلہ میں ہمارا مددگار ہے بلکہ یہ لوگ خیالات کی عبادت کرتے تھے۔ ان میں سے اکثر انہیں کے ماننے والے ہیں۔

(۱) جو خدا کے ذکر سے اغماض کرتا ہے ہم اس پر شیطان تعینات کر دیتے ہیں اور وہ اس کے لئے برابر لگا رہتا ہے

(۲) یاد کرو اپنے اوپر خدا کے احسان کو اور جو اس نے کتاب و حکمت تم پر اتاری ہے جس سے وہ تمہیں نصیحت بخشتا ہے۔

EmaanLibrary.com

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ[۲]

فصل

پس جو کوئی اس ذکر یعنی کتاب و سنت سے اعراض اور روگردانی کرتا ہے تو اس کے ساتھ شیطانوں میں سے کوئی شیطان لگا دیا جاتا ہے اور وہ جس حد تک شیطان کی پیروی کرتا ہے اسی حد تک اولیاء الشیطان میں سے ہو جاتا ہے پھر ایسے لوگ بھی ہیں جنھیں کبھی رحمن کیطرف میلان ہوتا ہے اور کبھی شیطان کیطرف تو ان میں ایمان و ولایت اتنی ہی مقدار میں ہوتی ہے جتنی مقدار میں وہ اللہ کیطرف جھکتے ہیں اور نفاق و عداوت الٰہی بھی اتنی ہی مقدار میں ہوتی ہے جتنی وہ شیطان سے دوستی اور محبت رکھتے ہیں ـــــ مسند احمد میں حدیث ہے کہ فرمایا "قلب چار قسم کے ہوتے ہیں: ایک وہ جو کھلا ہوتا ہے اور اس میں ایک چراغ سا روشن ہوتا ہے۔ یہ مومن کا قلب ہے دوسرا وہ جو بند ہوتا ہے اور یہ کافر کا قلب ہے تیسرا وہ جو الٹا لٹکا ہوتا ہے اور یہ منافق کا قلب ہے چوتھا وہ جس میں ایمان اور نفاق دونوں کے مادے ہوتے ہیں ان میں جو غالب ہو جاتا ہے اسی کے موافق وہ ہو جاتا ہے صحیحین میں ہے کہ فرمایا جس میں چار خصلتیں ہیں کہ: امین بنایا جائے تو خیانت کرے۔ بات کرے تو جھوٹ بولے، عہد کرے تو بیوفائی کرے جھگڑا کرے تو گالی بکے ـــــ اس حدیث میں نبی صلعم نے صاف بیان فرما دیا ہے کہ ایک ہی قلب میں نفاق اور ایمان دونوں کی شاخیں موجود ہو سکتی ہیں پس جس میں نفاق کی شاخ

---

[۱] یقیناً یہ اللہ کا مومنین پر احسان ہے کہ اس نے خود انہیں میں سے ایک رسول ان کے پاس بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے۔ انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے

[۲] ہم ہی نے ذکر نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے پاسبان ہیں

EmaanLibrary.com

جتنی بڑی ہوگی اتنا ہی وہ خدا سے دور اور بیزار ہوگا اور ایمان کی شاخ جتنی لمبی ہوگی اسی حساب سے وہ خدا سے محبت اور دوستی رکھے گا یہی وجہ ہے کہ بعض لوگوں کے کچھ خوارق ان کے ایمان وتقویٰ کی جہت سے صادر ہوتے اور اولیاء اللہ کی کرامات میں شمار ہوتے ہیں۔ اور کچھ نفاق وعداوت کی جہت سے صادر ہوتے ہیں اور شیطانی احوال میں گنے جاتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہر نماز میں دعا مانگا کریں: اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ [1]۔ مَغْضُوبِ عَلَيْهِم وہ لوگ ہیں جو حق کو جانتے اور اس کے خلاف عمل کرتے ہیں۔ اور ضالون وہ لوگ ہیں جو بغیر علم کے اللہ کی عبادت کرتے ہیں پس جو کوئی جان بوجھ کر کتاب و سنت کی مخالفت کرتے ہوئے اپنے ذوق اور ہوائے نفس کی پیروی کرے گا تو وہ مغضوب علیہم میں سے ہو جائے گا۔ اور جو جہالت کی راہ سے کتاب وسنت کو چھوڑ کر بغیر علم کے عبادت کرے گا تو ضالون میں سے ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں صراط مستقیم کی ہدایت کرے جو انبیاء، وصدیقین وشہداء وصالحین کی راہ ہے۔ وَالحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین

---

[1] ہمیں سیدھی راہ کی ہدایت کر جو ان لوگوں کی راہ ہے جن پر تو نے احسان کیا ہے، نہ ان پر (تیرا) غضب پڑا ہے نہ وہ گمراہ ہیں۔

EmaanLibrary.com

قرآن مجید، احادیث، فتاویٰ اور

ہر قسم کی دینی کتابوں کی طباعت و اشاعت کا عظیم مرکز

★

الدار السلفیہ

حامد بلڈنگ، مومن پورہ، مولانا آزاد روڈ، بمبئی نمبر ۴۰۰۰۱۱

MAJZOOB

(IMAM IBN TAIMIAH)

AL-DARUSSALAFIAH
Hamid Building, Mominpura, Bombay-400 011.

EmaanLibrary.com